سوال

(355) بات بات پر طلاق اور طلاق کی قسم کھانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے خاوند نے طلاق کی قسم اٹھائی کہ میں میکے نہ جاؤں اور اب وہ اس سے رجوع کرنا چاہتا ہے تو کیا اس پر قسم کا کفارہ ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان کو یہ چاہیے کہ وہ اپنے گھریلو جھگڑوں میں طلاق کا لفظ استعمال نہ کرے اس لیے کہ طلاق کا انجام صحیح نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگ طلاق کے معاملے میں سستی کرتے ہیں جب بھی ان کا کوئی گھریلو جھگڑا ہوتا ہے فوراً طلاق کی قسم اٹھا لیتے ہیں یہ تو اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ایک قسم کا کھیل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اکٹھی تین طلاقیں دینے والے کو کتاب اللہ کے ساتھ کھیلنے والا قرار دیا ہے تو ایسے شخص کو کیا کہا جائے گا جو طلاق کو اپنی عادت ہی بنا لے ؟

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ :

عن مَحْمُود بْن لَبِيدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا ؟ فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ : أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ ؟! حَتَّى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا أَقْتُلُهُ ؟ "

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے ڈالی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہو کر کھڑے ہوگئے۔ اور فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کھیلا جا رہا ہے جبکہ میں ابھی تمہارے درمیان موجود ہوں حتیٰ کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم !کیا میں اسے قتل کر ڈالوں۔ " (الطلاق باب الثلاث المجموعة وما فیہ من التغلیظ)

شیخ ابن عثیمین رحمة اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ۔

یہ بے وقوف لوگ جو اپنی زبانوں پر ہر چھوٹے اور بڑے معاملے میں طلاق طلاق کرتے پھرتے ہیں یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کے سراسر خلاف ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

"مَنَ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ"

"جو شخص بھی قسم اٹھانا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائے وگرنہ خاموش ہی رہے۔ "(بخاری 2679۔ کتاب الشہادات باب کیف یستحلف)

لہذا ہر مومن کو چاہیے کہ وہ جب بھی قسم اٹھائے صرف اللہ تعالیٰ کی ہی قسم اٹھائے اور اس کے یہ بھی لائق نہیں کہ وہ بکثرت قسمیں ہی اٹھاتا چلا جائے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَاحفَظوا أَيمـٰنَكُم اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔" (المائدۃ: 89)

اس آیت کی جو تفسیر کی گئی ہے وہ بالجملہ یہی ہے کہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کی قسم نہ اٹھایا کرو۔

رہا مسئلہ یہ کہ طلاق کی قسم اٹھائی جا سکتی ہے یا نہیں مثلاً یوں کہا جائے کہ اگر تم یہ کرو تو طلاق اگر یہ نہ کرو تو طلاق یا پھر یہ کہے کہ اگر میں ایسا کروں تو میری بیوی کو طلاق اگر ایسا نہ کروں تو میری بیوی کو طلاق اور اس طرح کے دوسرے کلمات وغیرہ تو یہ سب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت و رہنمائی کے خلاف ہے۔ (مزید دیکھئے: فتاوی المراء المسلمۃ 853/2)

دوسری بات یہ ہے کہ:

اس سے طلاق واقع ہوتی ہے کہ نہیں تو اس میں خاوند کی نیت کا دخل ہے اگر اس نے طلاق کی نیت کی اور بیوی کو قسم دی کہ وہ ایسا کام نہ کرے تو بیوی کے وہ کام کرنے سے طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر وہ طلاق کی نیت نہیں کرتا بلکہ اس سے صرف اسے روکنے کی نیت تھی تو اس کا حکم صرف حکم کا ہو گا۔

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ:

راجح بات یہ ہے کہ جب طلاق کو قسم کی جگہ پر استعمال کیا جائے یعنی اس کا مقصد یہ ہو کہ کسی کام کے کرنے پر ابھارنا یا کسی کام سے منع کرنا یا کسی کام کی تصدیق یا تکذیب کرنا یا کسی بات کی تاکید کرنا وغیرہ تو اس کا حکم بھی قسم جیسا ہی ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

يـٰأَيُّهَا النَّبِىُّ لِمَ تُحَرِّمُ ما أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبتَغى مَرضاتَ أَزو‌ٰجِكَ وَاللَّهُ غَفورٌ رَحيمٌ ١ قَد فَرَضَ اللَّهُ لَكُم تَحِلَّةَ أَيمـٰنِكُم ٢ ... سورۃ التحریم

"اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم! تم اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام کیوں کرتے ہو۔ تم اپنی بیویوں کی رضامندی چاہتے ہو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے۔"

یہاں اللہ تعالیٰ نے تحریم کو تسلیم قرار دیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے کہ:

"إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ"

"عملوں کا دارومدار صرف نیتوں پر ہے۔" (بخاری (1) کتاب بدء الوحی)

اور یہ قسم اٹھانے والا طلاق کی نیت تو نہیں کر رہا اس نے قسم کی نیت کی ہے یا پھر قسم کا معنی مراد لیا ہے تو اگر وہ قسم توڑتا ہے تو اسے قسم کا کفارہ ادا کرنا ہی کافی ہے۔ اس مسئلے میں راجح قول یہی ہے۔ (مزید دیکھئے فتاوی المراء المسلمۃ 754/2)

سعودی مستقل فتوی کمیٹی سے سوال کیا گیا کہ جو شخص اپنی بیوی کو یہ کہے کہ میرے ساتھ اٹھو وگرنہ طلاق تو کیا اس سے طلاق واقع ہو جائے گی؟ تو کمیٹی نے جواب دیا:

اگر آپ کی اس سے طلاق کی نیت نہیں تھی بلکہ صرف اپنے ساتھ لے جانے کے لیے ابھارنا مقصود تھا تو اس سے طلاق واقع نہیں ہو گی۔ علماء کے صحیح قول کے مطابق اس پر آپ کو

(قسم کا) کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔ اور اگر آپ نے اس سے طلاق مراد لی ہے تو اس پر ایک طلاق واقع ہو جائے گی۔ (فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء 86/20) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ نکاح و طلاق]

ص436

محدث فتویٰ